ہندوستان دارالاسلام ہے

از: اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی

[illegible] ہندوستان دار الاسلام ہے اور [illegible]

ازافادات عالیہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت

عظیم البرکۃ قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

اعلام الاعلام

بان

ہندوستان دار الاسلام

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفٰے رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محمد قادری نوری

برائے ایصال ثواب: مرحوم حاجی یوسف حاجی احمد ہیرا

For the Isale Sawab of

Marhoom Haji Yusuf Haji Ahmed Heera

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۶۶

سن اشاعت ۱۴۱۸ھ

مسائل

از بدایوں محلہ براہم پورہ مرسلہ مرزا علی بیگ صاحب ۱۲۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں (۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام (۲) اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کتابی ہیں یا نہیں (۳) روافض وغیرہم مبتدعین کہ کفار و اخل مرتدین ہیں یا نہیں۔ جواب مفصل بدلائل عقلیہ و نقلیہ مدلل درکار ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب سوال اول

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلکہ علمائے ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب . . . . ہو جانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الائمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعت اسلامیہ کے احکام و شعائر مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اسی قدر کافی ہے مگر یہ بات بحمد اللہ یہاں قطعاً موجود نہیں اہل اسلام جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و نماز باجماعت وغیرہا شعائر شریعت بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں۔ فرائض۔ نکاح۔ رضاع۔ طلاق۔ عدۃ۔ رجعۃ۔ مہر۔ خلع۔ نفقات۔ حضانت۔ نسب۔ ہبہ۔ وقف۔ وصیت۔ شفعہ۔ وغیرہا بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت غرا بیضا کی بنا پر فیصل ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علما سے فتویٰ لیناو

اسی پر عمل و حکم کرنا حکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ ہنود و مجوس و نصاریٰ
ہوں۔ بحمد اللہ تعالیٰ یہ بھی شوکت و جبروت شریعت علیہ عالیہ اسلامیہ اعلی اللہ تعالیٰ
حکمہا السامیہ ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے۔ الحمد
للہ رب العالمین فتاویٰ عالمگیریہ میں سراج وہاج سے نقل کیا۔ اعلم
ان دار الحرب تصیر دار الاسلام بشرط واحد وھو اظھار
حکم الاسلام فیھا۔ پھر سراج وہاج میں صاحب المذھب سیدنا و مولٰنا
محمد بن الحسن قدس سرہ الاحسن کی زیادات سے کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے
نقل کیا انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفۃ رحمہ
اللہ تعالیٰ بشرائط ثلٰثۃ احدھا اجراء احکام الکفار علی
سبیل الاشتھار وان لا یحکم فیھا بحکم الاسلام ثم قال
وصورۃ المسئلۃ ثلٰثۃ اوجہ اما ان یغلب اھل الحرب علی دار
من دورنا او ارتد اھل مصر غلبوا واجروا احکام الکفر
او نقض اھل الذمۃ العھد وتغلبوا علی دارھم ففی
کل من ھذہ الصور لا تصیر دار الحرب الا بثلٰث شرائط
وقال ابو یوسف و محمد رحمھما اللہ تعالیٰ بشرط واحد و
ھو ظھار احکام الکفر وھو القیاس الخ درر و غرر ملا خسرو میں ہے
دار الحرب تصیر دار الاسلام باجراء احکام الاسلام فیھا کاقامۃ
الجمعۃ والاعیاد وان بقی فیھا کافر اصلی ولم یتصل بدار الاسلام
بان کان بینھا وبین دار الاسلام مصر اخر لاھل الحرب اھ
ھذا لفظ العلامۃ خسرو واقرہ شیخی زادہ فی مجمع الانھر
تبعہ المولی الغزی فی التنویر و شرحہ المدقق العلائی فی الدر

ثم الطحطاوی والشامی اقتدیا فی الحاشیتین جامع الفصولین سے نقل
کیا گیا لہ ان ھذہ البلدۃ صارت دار الاسلام باجراء احکام
الاسلام فیھا فما بقی شئ من احکام دار الاسلام فیھا تبقی دار
الاسلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلۃ فما بقی شئ من
العلۃ یبقی الحکم ببقائہ ھکذا ذکر شیخ الاسلام ابو بکر فی
شرح سیر الاصل انتہی وعن الفصول العمادیۃ ان دار الاسلام
لا یصیر دار الحرب اذا بقی شئ من احکام الاسلام وان زال غلبۃ
اھل الاسلام وعن منثور الامام ناصر الدین دار الاسلام انما
صارت دار الاسلام باجراء احکام فما بقیت علقۃ من علائق
الاسلام یترجح جانب الاسلام وعن البرھان شرح مواھب
الرحمن لا یصیر دار الحرب ما دام فیہ شئ منھا بخلاف
دار الاسلام لانا رجحنا اعلام الاسلام واحکامہ اعلاء کلمۃ
الاسلام وعن الدر المنتقی لصاحب الدر المختار ان دار الحرب
تصیر دار الاسلام بجریے بعض احکام الاسلام شرح نقایہ
مین ہے لا خلاف ان دار الحرب تصیر دار الاسلام باجراء بعض
احکام الاسلام فیھا اور اوسمین ہے وقال شیخ الاسلام والامام
الاسبیجابی ان الدار محکومۃ بدار الاسلام ببقاء حکم واحد
فیھا کما فی العمادی وغیرہ پھر اپنے بلاد اور وہان کے فتن وفساد کی
نسبت فرماتے ہین فالاحتیاط ان یجعل ھذہ البلاد دار الاسلام
والمسلمین وان کانت للملاعین والید فی الظاھر لھؤلاء الشیاطین
ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ونجنا برحمتک من القوم الکفرین

کمافی المستصفے وغیرہ) ور غرر و تنویر الابصار و در مختار و مجمع الانہر وغیرہا
مین کہ شرط اول کو صرف بلفظ اجراے احکام الشرک بغیر کیا وہان بھی یہی
مقصود کہ اوس ملک مین کلیۃ احکام کفر ہی جاری ہون نہ یہ کہ مجرد جریان بعض
کفر کافی ہے اگرچہ اون کے ساتھ بعض احکام اسلام بھی اجرا پائین فی الحلیۃ
الطحطاویۃ علے الدر المختار قولہ باجراء احکام اہل الشرک
ای علے الاشتہار وان لا یحکم فیہا بحکم اہل الاسلام ہندیۃ
وظاہرہ انہ لو اجریت احکام المسلمین واحکام اہل الشرک
لا تکون دار حرب انتہی) اور اسیطرح حاشیہ شامیہ مین نقل کرکے مقرر
رکھا **اقول** وباللہ التوفیق والدلیل علے ذلک امران الاول
قول محمد وہو الطراز المذہب انہا تصیر دار حرب عند الامام
بشرائط ثلث احدہا اجراء احکام الکفار علے سبیل الاشتہار
وان لا یحکم فیہا بحکم الاسلام فانظر کیف زاد الجملۃ الاخیرۃ
ولم یقتصر علے الاولے فلو لم یفسر کلامہم بما ذکرنا لکان کلام
الامام قاضیا علیہم وناہیک بہ قاضیا عدلا فالثانی ان
ہؤلاء العلماء ہم الذین قالوا فی دار الحرب انہا تصیر دار
الاسلام باجراء احکام الاسلام فیہا فاما ان تقولوا ہہنا
ایضا انہا تصیر دار الاسلام باجراء بعض احکام الاسلام
ولو مع جریان بعض احکام الکفر فعلے ہذا ترتفع المباینۃ بین
الدارین اذ کل دار تجری فیہا الحکمان مع استجماع بقیۃ شرائط
الحربیۃ تکون دار حرب واسلام جمیعا لصدق الحدین
معا وکذا الوارد ثنہ الخلوص والتمحض فی کل الموضعین

يعنى ان دار الحرب ما يجرى فيها احكام الشرك خالصة ودار الاسلام ما يحكم فيها باحكام الاسلام محضة فعلى هذا تكون دار التى وصفناها الآن واسطة بين الدارين ولم يقل به احد واما ان تريد التمحض فى المقام الثانى دون الاول فهذا يخالف ما قصده الشارع من اعلاء الاسلام وبنى العلماء كثيرا من الاحكام على ان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه انه يلزم ان تكون دور الاسلام باسرها دور حرب على مذهب الصاحبين اذا اجرى فيها شئ من احكام الكفر او حكم فيها بعض ما لم ينزل الله سبحنه وتعالى وهو معلوم مشاهد فى هذه الاعصار بل من قبلها بكثير حيث نشأ التهاون فى الشرع الشريف وتقاعد الحكام عن اجراء احكامه وترقى اهل الذمة على خلاف مراد الشريعة عن ذل ذليل الى عز جليل واعطوا مناصب رفيعة ومراتب شامخة منيعة حتى استعلوا على المسلمين ورحم الله القائل كما نقل المولى الشامى ؎

احبابنا نوب الزمان كثيرة + وامرّ منها رفعة السفهاء
فمتى يفيق الدهر من سكراته دار اليهود بذلة الفقهاء

وكذلك ارتضى بعض الظلمة من حكام الجور بعض البدعات التى خترعها ائمة الكفر فاجروها فى بلادهم كتحليف الشهود والزام المصادرات والمكوس ووضع الوظائف الباطلة على الاموال والنفوس الى غير ذلك من الاحكام الباطلة ولم هذا الامر الفظيع من اشنع من الشنائع الهائلة فوجب القول

بان المراد فی المقام الاول هو الخلوص والتمحض دون الثانی
وهو المقصود وبهذا تبین ان الدار التی تجری فیها احکام
شئ من هذا او شئ من هذه الدار ناهیک لاتکون دار حرب
علی مذهب الصاحبین ایضا لعدم تمحض احکام الشرک
فمن الظن ما عرض لبعض المعاصرین من بناء نفی الحربیة
علی الهند علی مذهب الامام فقط فتوهم انه لا ینتفی
علی مذهب الصاحبین واخطر الی تطویل الکلام بما کان
فی غنی عنه واشد سخافته واعظم شناعته ما اختاره
بعض اجلة المشاهیر من الذین ادرکنا عصرهم اذ هاربوا
نفوا الحربیة عن بلادنا بناء علی عدم تحقق الشرط الثانی
اعنی الاتصال بدار الحرب ایضا فقالوا معنی الاتصال ان تکون
محاطة بدار الحرب من کل جهة ولا تکون فی جانب بلدة
اسلامیة وهو غیر واقع فی بلاد الهند اذ جانبها الغربی
متصل بملک الافاغنة کفشاور وکابل وغیرهما من بلاد
الاسلام **اقول** بالیته تفکر فی معنی الثغور والفضل
المرابطین فتامل فی معنی الرباط او علم ان مکة والشام والطائف
وارض حنین وبنی المصطلق وغیرها کانت دار حرب فی زمن
النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مع اتصالها بدار الاسلام
قطعا او فهم ان الامام کلما فتح بلدة من بلاد الکفار
اجری فیها احکام الاسلام صارت دار الاسلام والتی تلیها
من البلاد تحت حکم الکفار دار حرب کما کانت او تفطن

ما قاله الا شمال ان یکون شئ من دیار الکفر دار حرب الا ان یفصل بینها وبین الحدود الاسلامیة البحار والمفاوز ولم ینقل به احد وذلك لانه کلما حکمت علی بلدة بانها دار حرب سألنا عما یحیطها من البلاد فان کان فیها شئ من بلاد الاسلام کانت الاولی ایضا دار الاسلام لعدم الاتصال بالمعنی المذکور والا نقلنا الکلام الی ما یلاصقها حتی ینتهی الی بلدة من بلاد الاسلام فتصیر کلها دار الاسلام لتلازق بعضها ببعض او لا تکون فی تلك الجهة بلدة اسلامیة الی منقطع الارض وبالجملة ففساد هذا القول اظهر من ان یخفی وانما منشؤه القیاس الفاسد وذلك ان الشرط عند الامام فی صیرورة بلدة من دار الاسلام دار الحرب ان لا تکون محاذیة بدار الاسلام من الجهات الاربع وذلك لان غلبة الکفار اذن علی شرف الزوال فلا تخرج به البلدة عن دار الاسلام فزعم ان شرط الحربیة ان تکون محاطة بدار الحرب من جمیع الجوانب واما افسده من قیاس کما لا یخفی عما افاد الناس الحاصل ہندوستان کے دار الاسلام ہونے مین شک نہین عجب اون سے جو تحلیل ربوا کے لیے جسکی حرمت نصوص قاطعہ قرآنیہ سے ثابت اور کیسے کیسے سخت وعیدین اوس پر وارد اس ملک کو دار الحرب ٹھہرائین اور باوجود قدرت واستطاعت ہجرت کا خیال بھی دل مین نہ لائین گویا یہ بلا د اسی دن کے لیے دار الحرب ہوئے تھے کہ مزے سے سود کے لطف اوڑائیے اور بآرام تمام وطن مالوف مین بسر فرمائیے

استغفر اللہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اتحسبنا

و تعالے فرماتا ہی سود والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اوٹھینگے یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے بڑھا اور حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں مین نے کچھ لوگ ملاحظہ فرمائے کہ پیٹ اون کے پھولکر مکانون کے برابر ہو گئے ہین اور مثل شیشہ کے ہین کہ اندر کی چیز نظر آتی ہے سانپ بچھو اون مین بھرے ہیں مین نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے عرض کیا سود کھانے والے جب تحریم ربوا کی آیت نازل ہوئی بعض مسلمانون نے کہا جو سود ہمارا نزول آیت سے پہلے کا رہگیا ہے وہ لے لین آیندہ باز رہینگے حکم آیا اگر نہین مانتے تو اعلان کردو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سود خوار پر لعنت کی۔ مولی علی کرم اللہ تعالے وجہ فرماتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو سود خوار پر لعنت فرماتے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین سود کے ستر ٹکڑے ہین سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے زنا کرے اور ایک حدیث مین آیا سود کا ایک درہم دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی مان سے زنا کرنا اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم +

جواب سوال دوم

نصاریٰ باعتبار حقیقت لغویہ ازانجا کہ قیام مبدء مستلزم صدق مشتق ہے بلا شبہہ مشرکین ہین کہ وہ بالقطع قائل بہ تثلیث و بنوت ہیں اسیطرح وہ یہود جو الوہیت وابنیت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کے قائل تھے مگر کلام اسمین ہے کہ حق تبارک وتعالے نے کتب آسمانی کا اجلال فرما کر جن یہود و نصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا کیا اور اون کا نام اہل کتاب رکھا اور اونکے نساء و ذبائح کو حلال و مباح

ٹھہرایا یا نصارائے زمانہ بھی کہ الوہیت عبد اللہ مسیح بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے
علی الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف ماضیہ الوہیت بندۂ خدا عزیر
علیہ الصلاۃ والسلام کے قائل ہوں اونھیں میں داخل اور اس تفرقہ کے
مستحق ہیں یا ان پر شرعاً یہی احکام مشرکین جاری ہوں گے اور اونکے نساء
سے تزوج اور ذبائح کا تناول ناروا ہوگا۔ کلمات علمائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف بہت مشایخ نے قول اخیر کی طرف
میل فرمایا بعض علمانے تصریح کی کہ اسی پر فتوےٰ ہے مستصفیٰ میں ہے
قالوا ھذا یعنی الحل اذا لم یعتقدوا المسیح الٰھا اما اذا اعتقدوہ
فلا وفی مبسوط شیخ الاسلام ویجب ان لا یاکلوا ذبائح اھل
الکتاب اذا اعتقدوا ان المسیح الہ وان عزیر الہ ولا یتزوجوا
نساءھم وقیل علیہ الفتوی آن علما کا استدلال آیۂ کریمہ
قالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصری المسیح ابن
اللہ سے ہے کہ اوسکے آخر میں ارشاد فرمایا سبحنہ وتعالیٰ عما
یشرکون دیکھو اول اون کے اقوال خبیثہ یاد فرما کر آخر اون کے شرک سے اپنی
نزاہت وبری بیان فرمائی تو معلوم ہوا کہ قائلین بنوت مشرکین ہیں مگر ظاہر
الروایۃ میں اون پر علی الاطلاق حکم کتابیت دیا اور اون کے ذبائح ونساء کو
حلال ٹھہرایا درمختار میں ہے صح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا مؤمنۃ
بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا المسیح الھا
وکذا حل ذبیحتھم علی المذھب بحر انتھی۔ رد المحتار میں بحر الرائق
سے منقول ہے وحاصلہ ان المذھب الاطلاق لما ذکرہ شمس
الائمۃ فی المبسوط من ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقا سواء

قال بثالث ثلثة اولا لاطلاق الکتاب هنا والدلیل ورجحه فی فتح القدیر
مستصفی میں عبارت مذکورہ کے بعد مبسوط سے ہے لکن بالنظر الی الدلائل
ینبغی ان یجوز الاکل والتزوج انتہی فتاوی حامدیہ میں ہے مقتضی
الدلائل الجواز کما ذکرہ التمرتاشی فی فتاواہ اھ رد المحتار میں ہے
فی المعراج ان اشتراط ما ذکر فی النصاری مخالف لعامة
الروایات امام محقق علی الاطلاق مولٰینا کمال الملة والدین محمد بن الہمام رحمة
اللہ تعالی علیہ فتح القدیر میں اس مذہب کی ترجیح اور دلیل مذکور مذہب اول کی
جواب میں یوں ارشاد فرماتے ہیں مطلق لفظ المشرک اذا ذکر فی لسان الشارع
لا ینصرف الی اہل الکتاب وان صح لغة فی طائفة بل طوائف واطلق
لفظ الفعل اعنی یشرکون علی فعلهم کما ان من رای بعمله من المسلمین
فلم یعمل الا لاجل زید یصح فی حقه انه مشرک لغة ولا یتبادر
عند اطلاق الشارع لفظ المشرک ارادته لما عهد من ارادته به
من عبد مع اللہ غیرہ ممن لا یدعی اتباع نبی وکتاب ولذلک
عطفهم علیه فی قوله تعالی لم یکن الذین کفروا من اهل الکتب
والمشرکین منفکین ونص علی حلهم بقوله تعالی والمحصنت
من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ای العفائف منهن الی
آخر ما اطال واطاب اھ وهو دابه رحمه اللہ تعالی بالجملہ محققین
کے نزدیک راجح یہی ہے کہ یہود ونصاری مطلقا اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام
مشرکین جاری نہیں **اقول** وکیف لا وقد علم اللہ سبحنه وتعالی
انهم یقولون بثالث ثلثة حتی نهاهم عن ذلک وقال
انتهوا خیرا لکم وان هم یقولون ان المسیح اله حتی قال

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم بل بالوهية امه
ايضًا حتى يسأله عليه الصلاة والسلام يوم القيمة يعيسى ء انت
قلت للناس اتخذونى وامى الهين من دون الله واقهم مصرحون
بالبنوة حتى نقل عنهم قالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصرى
المسيح ابن الله ومع ذلك فرق بينهم وبين المشركين فقال
والمحصنت من الذين اوتوا الكتب من قبلكم وقال طعام الذين اوتوا الكتب
حل لكم وقال لم يكن الذين كفروا من اهل الكتب والمشركين منفكين حتى تاتيهم البينة
فارشد بالعطف الى التغاير فالمولى سبحنه وتعالى اعلم من اهبهم واعلم بما يشرع من كتابه
افلله الحكم وله الحجة السامية لا اله الا هو سبحنه وتعلى عما يشركون
حتى ترقى بعض المشايخ بجوز نكاح الصائبات ايضًا ان كن يدين بكتاب
منزل ويؤمن بنبى مرسل وان عبدن الكواكب وصرح انها لا
تخرجهم عن الكتابية وهو الذى يعطيه ظاهر كلام الامام المحقق
برهان الملة والدين المرغينانى فى البداية حيث رتب عدم حل
النكاح على امرين عبادة الكواكب وعدم الكتاب وتبعه العلامة
ابو عبد الله محمد بن عبد الله الغزى فى التنوير فقال لا عابدة كوكب
لا كتاب لهما فاشار بمفهوم المخالف الى انها ان كان لها كتاب حل
النكاحها مع عبادتها الكوكب فان قلت اليس قد تكلم فيه المولى
زين بن نجيم فى البحر فقال الصحيح انهم ان كانوا يعبدون يعنى
الكواكب حقيقة فليسوا اهل الكتاب وان كانوا يعظمونها كتعظيم
المسلمين للكعبة فهم اهل الكتاب كذا فى المجتبى انتهى فيستفاد
منه ان الصحيح مباينة الكتابية لعبادة غير الله سبحانه وتعالى

فلا يجتمعان ابدا وبه نجيه ما مال اليه كثير من المشايخ في حق
اولئك اليهود والنصارى انهم مشركون حقا حتى قيل ان عليه
الفتوى قلت وبالله التوفيق ههنا فرق دقيق هو ان قضية العقل
هي المباينة القطعية بين الكتابية وعبادة غير الله سبحانه وتعالى
فانها هي الشرك حقا والكتابي غير مشرك عند الشرع فكل من راينا
يعبد غير الله عز وجل وعلا حكمنا عليه انه مشرك قطعا وان كان
يقر بكتب والانبياء عليهم الصلاة والسلام ولكنا خالفنا هذه
القضية في اليهود والنصارى بحكم النص فانا وجدنا القرآن
العظيم يحكي عنهم ما يحكي من العقائد الخبيثة ثم يحكم عليهم
بان هم اهل الكتاب ويميزهم عن المشركين فوجب التسليم
لورود النص بخلاف الصائبة اذ لم يرد فيهم مثل ذلك
فلم يجز قياسهم على هؤلاء ولا الخروج عن قضية العقل في
بابهم والحاصل ان كتابية القائلين بالبنوة والوهية الغير
من اليهود والنصارى واردة فيهم بحسب على خلاف القياس
فيقصر على المورد وبهذا تبين ان ما قاله ذلك البعض من
المشايخ ان عبادة الكواكب لا تخرج الصائبة عن الكتابية قول
مهجور وان كلام الهداية والتنوير غير محمول على ظاهره
وان الحق مع العلامة صاحب البحر في تصحيح اشراكهم ان كانوا
يعبدون الكواكب وانه لا منافي بين تصحيحه هذا وقوله سابقا
في اولئك اليهود والنصارى ان المذهب الاطلاق وان قالوا ثالث
ثلثة وبذلك ظهر ان انتصار العلامة عمر بن نجيم في النهر والمولى

محمد بن عابدین فی رد المحتار لذلک البعض من المشایخ بان ما مر من حل النصرانیة وان اعتقدت المسیح الٰہا یؤید قول بعض المشایخ انتہی مبنی علی الذہول عن ھذا الفرق فاغتنم تحریر ھذا المقام فقد زلت فیہ اقدام والحمد للہ ولی الانعام مگر تاہم جبکہ علما کا اختلاف ہو اور اوس قول پر فتوی بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسیمین ہے کہ نصاری کی نساء و ذبائح سے احتراز کرے اور اگر آجکل بعض یہود بھی ایسے پائے جاتے ہون جو عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کی ابنیت مانین تو اون کے زن و ذبیحہ سے بھی بچنا لازم جانین کہ ایسی جگہ اختلاف ائمہ مین پڑنا محتاط آدمی کا کام نہین اگر فی الواقع یہود و نصارے عند اللہ کتابی ہی ہوئے تاہم اون کی عورتون سے نکاح اور اون کے ذبیحہ کے تناول مین ہمارے لیے کوئی نفع نہین نہ شرعا ہمپر لازم کیا گیا نہ ہمکو اس مین اوس کی ضرورت بلکہ بر تقدیر کتابیت بھی علما تصریح فرماتے ہین کہ بے ضرورت احتراز چاہیے فی فتح القدیر یجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل ولا یاکل ذبیحتھم الا للضرورۃ الخ اور اگر واقعی نہین علما کا مذہب حق تھا ہو اور یہ لوگ بوجہ اپنے اعتقادون کے عند اللہ مشرک ٹھہرے تو پھر نکاح زنائے محض ہوگا اور ذبیحہ حرام مطلق والعیاذ باللہ تعالی تو عاقل کا کام نہین کہ ایسا فعل اختیار کرے جسکی ایک جانب نامحمود ہو اور دوسری جانب حرام قطعی فقیر غفرلہ المولی تعالی لہ ایسا ہی گمان کرتا تھا یہانتک کہ بتوفیق الٰہی جمع الانہر مین اوسی مضمون کی تصریح دیکھی حیث قال فعلی ھذا یلزم علی الحکام فی دیارنا ان یمنعوھم من الذبح لان النصاری فی زماننا یصرحون بالابنیۃ قبحہم اللہ تعالی وعدم الضرورۃ متحقق والاحتیاط واجب لان فی حل ذبیحتھم اختلاف العلماء کما بیناہ فالاخذ بجانب الحرمۃ اولی

عند عدم الضرورۃ انتھی واللہ سبحنہ وتعالےٰ اعلم ؛

جواب سوال سوم

فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین مین سے کسی شئے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کرور بار کلمہ پڑہے پیشانی اوسکی سجدے مین ایک ورق ہوجائے بدن اوسکا روزون مین ایک خاکہ رہ جائے عمر مین ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے لاوتہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہین جب تک حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اون تمام ضروری باتون مین جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نکرے ۔ ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو اون مین سے ایک کا بھی انکار ایسا ہی جیسا نوسو ننانوے ۹۹۹ کا آجکل جسطرح بعض بددینون نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر وشرک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہین ڈرتے حالانکہ حضور اصطفا علیہ افضل الصلاۃ والثنا ارشاد فرماتے ہین فقد باء بہ احدھما یون ہی بعض مداہنون پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات توہین آقائے عالمیان حضور پرنور سید المرسلین الکرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار سنتے جاتین اور اسے سچا پکا مسلمان بلکہ اون مین کسیکو افضل العلما کسیکو امام الاولیا مانتے جاتے ہین یہ نہین جانتے یا جانتے ہیں اور نہیں ملتے کہ اگر انکار ضروریات بھی کفر نہین تو عزیزو ۔ بت پرستی میں کیا زہر گہل گیا ہے وہ بھی آخر اسی لیے کفر ٹھہری کہ اول ضروریات دین یعنی توحید الٰہی جل وعلا کے خلاف ہے ہا کہتے ہین وہ کلمہ گو ہے نماز پڑہتا ہی روزے رکھتا ہے ایسے ایسے مجاہدے کرتا ہے ہم کیونکر اوسے کافر کہین ان لوگون کے سامنے اگر کوئی کلمہ پڑہے افعال اسلام ادا کرے باایں ہمہ دو خدا مانے شاید جب بھی

کافر نہ کہینگے مگر اسقدر نہین جانتے کہ اعمال تو تابع ایمان ہین پہلے ایمان تو ثابت کرلو تو اعمال سے احتجاج کرو۔ ابلیس کے برابر تو یہ مجاہدے کاہیکو ہوئے پھر اوسکے کیا کام آئے جو اون کے کام آئینگے آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرت اعمال اسدرجہ بیان فرمائی کہ تحقرون صلوٰتکم عند صلوٰتھم وصیامکم عند صیامھم اوسکا قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہراون کے دین کا بیان فرمایا کہ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ہی کلمہ گوئی تو مجرد زبان سے کہنا ایمان کے لیے کافی نہین منافقین تو خوب زور و شور سے کلمہ پڑہتے ہین حالانکہ اون کے لیے فی الدرک الاسفل من النار کا فرمان ہے والعیاذ باللہ الحاصل ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات کہان مثلاً جو رافضی اس قرآن مجید کو لفظاً لفظاً ہمارے ہاتھون مین موجود ہمارے دلون مین محفوظ ہے عیاذاً باللہ امیر عثمانی بتائے اوس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ یا اہل سنت یا کسی شخص کے گھٹانے یا بڑہانے کا دعوے کرے یا احتمالاً کہے شاید ایسا ہوا ہو یا کہے ہو علی یا باقی ائمہ یا کوئی غیر نبی انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہین یا مسئلہ خبیثہ ملعونہ بدر کا قائل ہو یعنی کہے باری تعالےٰ کبھی ایک حکم سے پشیمان ہو کر اوسے بدل دیتا ہے یا کہے ایک وقت تک اوسی مصلحت پر اطلاع نہ تھی جب اوسے اطلاع ہوئی حکم بدل دیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیراً یا دامن عفت مامن طیب الطیب اعطر اطہر کنیز ان بارگاہ طہارت پناہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وابیہا وعلیہا وبارک وسلم کے بارے مین اوس افک مغضوب ملعون کہیاہ

اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے یا[۷] لکھے احکام شریعت حضرات ائمۂ طاہرین کو سپرد تھی جو چاہتے
راہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے یا[۸] لکھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ائمۂ
طاہرین پر وحی شریعت آتی رہی یا[۹] لکھے ائمہ مین کوئی شخص حضور پرنور مصطفےٰ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہم پلہ تھا یا[۱۰] لکھے حضرات کریمین امامین شہیدین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام سے افضل ہین کہ انکی سی ماں حضور کی
والدہ کب تہیں اور ان کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے اور ان کے سے
نانا حضور کے نانا کب تھے یا[۱۱] لکھے حضرت جناب شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
نے نوح کی کشتی بچائی - ابراہیم پر آگ بجھائی - یوسف کو بادشاہی دی - سلیمان کو
عالم پناہی دی علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین - یا[۱۲] لکھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کبھی کسی وقت کسی جگہ حکم الٰہی کی تبلیغ مین معاذ اللہ تقیہ فرمایا الیٰ غیر
ذلک من الاقوال الخبیثۃ یا[۱۳] جو نجدی وہابی حضور پرنور سید الاولین والآخرین صلی
اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے کوئی مثل آسمان مین یا زمین مین طبقات بالا مین
یا زیرین مین موجود مانے یا کھے کبھی تھا یا کبھی ہوگا یا شاید ہو یا ہے تو نہین
مگر ہو جائے تو کچھ حرج بھی نہین یا[۱۴] حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی
ختم نبوت کا انکار کرے یا[۱۵] لکھے آجتک جو صحابہ تابعین خاتم النبیین کے معنے
آخر النبیین سمجھتے رہے خطا پر تھے نہ پچھلا نبی ہونا حضور کے لیے کوئی کمال
بلکہ اسکے معنے یہ ہین جو مین سمجھا - یا[۱۶] لکھے مین ذمہ کرتا ہون اگر حضور اقدس صلے
اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت پائے تو کچھ مضائقہ نہین یا[۱۷] دو ایک
برے نام ذکر کر کے لکھے نماز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیطرف خیال لے جانا فلان و فلان کے تصور مین ڈوب جانے سے بدتر ہے
لعنۃ اللہ علے مقالتہ الخبیثۃ یا[۱۸] توجہ تبلیغ رسالت حضور پرنور محبوب رب العلمین

مالک الاولین والاٰخرین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوس چپراسی سے تشبیہ دے جو
فرمان شاہی رعایا پاس لایا یا حضور اقدس مالک و معطی جنت علیہ افضل الصلاۃ
[illegible] حضرت سیدنا و مولٰنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ حضرت سیدنا
[illegible] اللہ تعالےٰ عنہ کے اسمائے کریمہ طیبہ لکھکر لکھے (خاک بدہان
[illegible] ب جہنم کی راہین ہین یا حضور فریاد رس بیکسان حاجت روائے دو جہان
صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے استعانت کو برا کہکر یون ملعون مثال
دے کہ جو غلام ایک بادشاہ کا ہو رہا اوسے دوسرے بادشاہ سے بھی کام نہین
رہتا پھر کیسے (٠٠٠٠٠) (٠٠٠٠) کا کیا ذکر ہے اور یہان دو ناپاک قوموں کے
نام لکھے یا اونکے مزار پرانوار کو فائدہ زیارت مین کسی پادری کافر کی گور سے
برابر ٹھہرائے ۔ اللہ مقت اللہ علی قولہ یا اوسکی خباثت قلبی توہین شان رفیع
المکان واجب الاعظام حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام پر باعث
ہو کہ حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے یا لکھے (اونکے بارکو) مرکر مٹی مین مل گئے ۔ یا
اون کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس مین ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ
اس سے بھی کم الی غیر ذلک من الخرافات الملعونۃ یا کوئی نیچری نئی روشنی کا
مدعی لکھے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے جس شریعت مین
کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعت منجانب اللہ نہین یا معجزات انبیا علیہم
الصلاۃ والسلام سے انکار کرے نیل کے شق ہونے کو جوار بھاٹا بتائے عصا کے
اژدہا بنکر حرکت کرنے کو سیماب وغیرہ کا شعبدہ ٹھہرائے یا مسلمانوں کی جنت کو
معاذ اللہ رنڈیوں کا چکلہ لکھے یا نار جہنم کو الم نفسانی سے تاویل کرے یا وجود
ملٰئکہ علیہم السلام کا منکر ہو یا لکھے آسمان ہر بلندی کا نام ہے وہ جسم جسے مسلمان
آسمان کہتے ہین محض باطل ہے یا لکھے شیطان (کہ اوسکا سلم شفیق ہے) کوئی چیز نہین

فقط قوت یدی کا نام ہے اور قرآن عظیم میں جو قصے آدم و حوا وغیرہما سب کے موجود ہیں جن
شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تمثیلی کہانیاں ہیں [8] یا لکھے ہم بانیٔ اسلام کو برا
کہے بغیر نہیں رہ سکتے [9] یا نصوص قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ جو بات قرآن عظیم کی
قانون نیچری کے مطابق ہوگی مانی جائیگی ورنہ کفر جلی کے رو سے زرتشت پر پردہ ڈھکنے
کو ناپاک تاویلیں کی جائینگی [10] یا لکھے نماز میں استقبال قبلہ ضرور نہیں جدھر منہ کرو
اوسی طرف خدا ہے [11] یا لکھے آجکل کے یہود و نصاریٰ کافر نہیں کہ اونہوں نے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پایا نہ حضور کے معجزات دیکھے [12] یا ہاتھ سے کھانا
کھانے وغیرہ بعض سنن کے ذکر پر لکھے تہذیب نصاریٰ نے ایجاد کی نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض افعال نامہذب تھے اور یہ دونوں کلمہ بعض
اشقیائے فقیر نے خود سنے - الیٰ غیر ذلک من الاباطیل الشیطانیۃ [13] یا کوئی جھوٹا
صوفی لکھے جب بندہ عارف باللہ ہو جاتا ہے تکالیف شرعیہ اوس سے
ساقط ہو جاتی ہیں [14] یا یہ باتیں تو خدا تک پہونچنے کی راہ ہیں جو مقصود تک واصل
ہوگیا اوسے راستہ سے کیا کام [15] یا لکھے یہ رکوع و سجدہ تو محجوبوں کی نماز ہے محبوبوں کو
اس نماز کی کیا ضرورت ہماری نماز ترک وجود ہے - [16] یا یہ نماز و روزہ تو عالموں نے
انتظام کے لیے بنا لیا ہے [17] یا جتنے عالم ہیں سب پنڈت ہیں عالم وہی ہے جو انبیاء
بنی اسرائیل کی مثل معجزے دکھائے یہ بات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل
ہوئی وہ بھی ایک مدت کے بعد مولیٰ علی کے سکھانے سے کما سمعتہ بنفسی
من بعض المتھورین علی اللہ [18] یا خدا تک پہونچنے کے لیے اسلام شرط نہیں
بیعت بک جانے کا نام ہے اگر کافر ہمارے ہاتھ پر بک جائے ہم اوسے بھی خدا
تک پہونچا دیں گو وہ اپنے دین خبیث پر رہے [19] یا رنڈیوں کا ناچ علانیہ دیکھے
جب اوس پر اعتراض ہو تو لکھے یہ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے

کما بلغنی عن بعضہم واعترف بہ بعض خلص مریدیہ یا شبانہ روز طبلہ سارنگی مین مشغول رہے جب تحریم مزامیر کی احادیث سنائین تو کھے بند تیز نواون کثیف بیہودہ باجون کے لیے وارد ہوئین جو اسوقت عرب مین رائج تھے یہ لطیف نفیس لذیذ باجے جواب ایجاد ہوئے اوس زمانہ مین ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوا انکے سننے کے ہرگز کوئی کام نہ کرتے یا کھے کہ یعنی خدا ہے سراہا گیا ہے ‏ محمد خدا ہے خدا ہے محمد +

یا کھے یہ دونون مین ایک انکو دوست سمجھنا ‏ خدا باطن وظاہر ہے محمد +

کہ مسیحائی تری آنکھونکی سب بیمار اچھے ہین ‏ اشارونمین جلا دیتے ہین مردہ یا رسول اللہ

یا کھے کہ علی مشکلکشا شیر خدا تھا او رحیدر تھا ‏ دو بالا مرتبہ تھا راکب دوش پیمبر تھا

پرستار کعبہ کب خیبر شکن فرزند آزر تھا ‏ بتون کے توڑنے مین اوس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا + یا کھے مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ اللہ تعالے کے محبوب تھے اور انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام مین کوئی خدا کا محبوب نہ تھا یا اوسی کے جلسہ مین لا الہ الا اللہ فلان رسول اللہ اوسی مغرور کا نام لیکر کہا جائے اور وہ اوسپر راضی ہو یہ سب فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہین +

ھداھم اللہ تعالے الی الصراط المستقیم والا لعنھم لعنۃ تبید صغارھم وکبارھم وتزیل عن الاسلام والمسلمین عارھم وعوارھم امین اور جو شخص ابتدا مین صحیح الاسلام تھا بعدہ ان خرافات کی طرف رجوع کی اوسکے مرتد ہونے مین شبہہ نہین اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ہے اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان مین جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہوا اور بچپن سے یہی کفر بات سیکھے جیسے وہ بدمذہبین جنکے باپ دادا سے یہی مذاہب مکفرہ چلے آتے ہین اونکی نسبت کیا حکم ہونا چاہیے کہ کفار

چند قسم ہین کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے اون کی عورتون سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا وہ کتابی ہین اور بعض وہ جنکے نسا، و ذبائح حرام مگر اونسے جزیہ لینا مناسب ہو تو امان و بنا ضرورت ہو تو صلح کرنا غلبہ پائین تو دقیق بنا ناجائز ہے اور باوصف خواہی نخواہی اسلام پر جبر نکرینگے۔ وہ مشرکین ہین اور بعض ایسے جنکے ساتھ یہ سب باتین ناجائز وہ مرتدین ہین آیا ان ہمیشہ کے بدعتی کفار مدعیان اسلام پر کسی قسم کے حکم جاری ہون۔ مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ مین چار قول مستفاد ہوتے ہین جنکی تفصیل فقیر نے رسالہ المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ مین بما لامزید علیہ کے اونمین مذہب صحیح ومعتمد علیہ یہی ہے کہ یہ بتدعین بحکم شرع مطلقا مرتدین ہین خواہ یہ بدعت اُنکے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود اونہون نے ابتدا سے اختیار کی ہو خواہ بعد ایک زمانہ کے کی ہو کسیطرح فرق نہین بس اتنا چاہیے کہ باوجود دعوی اسلام و اقرار شہادتین بعض ضروریاتِ دین سے انکار رکھتا ہو اوسپر احکام مرتدین جاری کیے جائینگے۔ عالمگیریہ مین ہے یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالٰہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنہی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھٰؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ خود علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاوی الحامدیہ مین مؤلف فتاوی علامہ حامد افندی عمادی سے نقل کرتے ہین اونہون نے شیخ الاسلام عبداللہ افندی کے

مجموعہ مین علامۃ الوریٰ نوح آفندی حنفی علیہ الرحمۃ کا فتوی دیکھا جس مین آئمہ سے
تکفیر روافض کے بارے مین سوال ہوا تھا علامہ اون کے کلمات کفریہ لکھکر
فرماتے ہیں ثبت بالتواتر قطعاً عند الخواص والعوام المسلمین
ان هذه القبائح مجتمعة فی هؤلاء الضالین المضلین فمن
اتصف بواحد من هذه الامور فهو کافر الی ان قال ولا
یجوز ترکهم علیه باعطاء الجزیة ولا بامان مؤبد نص علیه
قاضیخان فی فتاواه ویجوز استرقاق نساءهم لان استرقاق
المرتدة بعد مالحقت بدار الحرب جائز الخ اور ملتقطاً فتاوی
علامۂ قاضی خان مین شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل علیہ الرحمۃ سے دربارہ
مبیض ومبیضہ کے اول زن وشوہر تھے پھر دونون مسلمان ہوئے عورت
نے اور مسلمان سے نکاح کرلیا منقول انکانا یظهران الکفر او احدهما
کانا بمنزلة المرتدین لم یصح نکاحهما ویصح نکاح المرأة
مع الثانی انتهی بالختصار امام علامہ قاضی عیاض شفا شریف مین امام
اہلسنت قاضی ابوبکر باقلانی سے نقل فرماتے ہین انهم علی رای
من کفرهم بالتاویل لاتحل مناکحتهم ولا اکل ذبائحهم
ولا الصلاة علی میتهم ویختلف فی موارثتهم علی الخلاف
فی میراث المرتد ان عبارات سے ظاہر ہولیا کہ ان مبتدعین منکرین
ضروریاتِ دین پر حکم مرتدین جاری ہوتا ہے منقول ومقبول بلکہ علمائے
مذاہب اربعہ کا مفتی بہ ہے بالجملہ ان اعداء اللہ پر حکم ارتداد ہی جاری
کیا جائے گا نہ اون سے سلطنت اسلام مین معاہدہ دائمی جائز نہ ہمیشہ کو
امان دینا جائز نہ جزیہ لینا جائز نہ کسی وقت کسی حالت مین اون سے ربط رکھنا

جائز نہ پاس بیٹھنا جائز نہ بٹھانا جائز نہ اون سے کسی کام مین شریک ہونا جائز
نہ اپنے کام مین شریک کرنا جائز نہ منا کحت کرنا جائز۔ نہ ذبیحہ کھانا جائز
قاتلھم اللہ انی یؤفکون قال اللہ تعالی ومن یتولھم منکم فانہ منھم
جو تم مین سے اون سے دوستی رکھیگا وہ اونھین مین سے ہے ھدانا
اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم ودین ھذا النبی الکریم علیہ
افضل الصلاۃ والتسلیم وثبتنا بالقول الثابت فی الدنیا
والآخرۃ انہ ولی ذلک واھل التقویٰ واھل المغفرۃ
لاالٰہ الا ھو سبحنہ وتعالیٰ عما یشرکون ۰ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنّت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبد الوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنّت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ ارشوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیٔ اعظم

محمد سعید نوری

بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ہجری